مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۲۹ تا ۳۰

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

انتیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ﴿﴾ (الملک :۱)

انتیسویں پارے میں سورۂ ملک تا سورۂ مرسلات گیارہ مکمل سورتیں شامل ہیں۔

سورۂ ملک

اللہ کی بے مثال قدرتوں کا بیان

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۱۴

سلسلۂ موت وحیات کی حکمت

پہلے رکوع میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ اللہ نے انسانوں کے لیے زندگی اور موت کا سلسلہ اُن کی آزمائش کے لیے جاری فرمایا ہے۔ اللہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کون عمل کے اعتبار سے اچھا ہے۔ جنہوں نے دنیا کی زندگی میں اچھے اعمال کیے وہ آخرت کی ابدی زندگی میں جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اِس کے برعکس جنہوں نے دنیا کی زندگی میں اللہ کے احکامات کا پاس نہ کیا وہ جہنم کے ابدی عذاب سے دوچار ہوں گے۔ وہ جہنم میں بڑی حسرت سے کہیں گے کہ اے کاش! ہم نے سنا ہوتا یا غور کیا ہوتا تو ہم شامل نہ ہوتے جہنمیوں میں۔ افسوس! اُس روز یہ ندامت اُنہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔

رکوع ۲...... آیات ۱۵ تا ۳۰

حیوانی اور انسانی زندگی کا فرق

دوسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ انسان دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ ایک انسان وہ ہے جس کا کوئی واضح مقصدِ زندگی ہی نہیں۔ وہ صرف پیٹ بھرنے، نسل بڑھانے اور سر چھپانے کے لیے محنت کر رہا ہو تو وہ انسان کی صورت میں حیوان ہے۔ وہ زندگی نہیں گزار رہا بلکہ زندگی اُسے گزار رہی

ہے۔اصل زندگی اُس کی ہے جس کا حیوانی تقاضوں سے اوپر کوئی اعلیٰ مقصدِ زندگی ہو۔کوئی اعلیٰ کام دنیامیں کرنا چاہتا ہو۔ اعلیٰ ترین کام دنیا میں وہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا۔ دعوتِ دین کے ذریعے انسانیت کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش اوراقامتِ دین کی جدوجہد کے ذریعے سے انسانیت کو ظالمانہ اور جابرانہ نظام سے نجات دلانے کی محنت ۔ اللہ ہمیں بھی دعوتِ دین اوراقامتِ دین کے لیے مال اور جان لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ قلم

نبی ﷺ کی عظمت اور مخالفین کی ذلت کا بیان

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۳۳

نبی اکرم ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر ہیں

پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ آپ ﷺ ہرگز مجنون یا دیوانے نہیں ہیں۔ آپ ﷺ تو اخلاقِ حسنہ کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔کیا اتنے اعلیٰ اخلاق کی حامل ہستی مجنون ہوسکتی ہے۔ اِس کے بعد اس رکوع میں آپ ﷺ کے مخالفین کے گھٹیا کردار کونمایاں کیا گیا۔واضح کیا گیا کہ ہم اِن مخالفین کو اِسی طرح آزمارہے ہیں جیسے باغ والوں کو آزمایا گیا۔باغ والوں نے طے کیا تھا کہ ہم باغ کے پھل میں سے کسی مسکین کو کچھ نہ دیں گے۔اللہ نے راتوں رات اُن کے باغ کو اجاڑ دیا۔باغ کا اجڑنا اللہ کا عذاب تھا۔باغ والوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اللہ سے معافی مانگنے لگے۔مخالفینِ حق کو چاہیے کہ وہ اِس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور دنیا میں عذاب آنے سے پہلے ہی اللہ کی طرف رجوع کرلیں۔ورنہ دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھیں گے اور آخرت کا عذاب تو زیادہ سخت ہوگا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۳۴ تا ۵۲

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والوں کی ذلت

دوسرے رکوع میں اِس تصور کی نفی کی گئی کہ تمام انسان، خواہ اللہ کے فرمانبردار ہوں یا نافرمان، بخش دیے جائیں گے۔نعمتوں والی جنت صرف فرمانبرداروں کے لیے ہے اور مجرموں نے اگر توبہ نہ کی تو اپنے جرائم کی سزا پا کر رہیں گے۔ روزِ قیامت اللہ کی خاص تجلی کا ظہور ہوگا۔تمام انسانوں کو اللہ

کے سامنے سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ کچھ بدنصیب یہ سعادت حاصل کرنے سے محروم ہوں گے۔ شرم کے مارے اُن کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور چہروں پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ اُن کا جرم یہ تھا کہ اُنہیں دنیا میں جب نماز کی طرف بلایا جاتا تھا تو وہ صحیح سالم ہونے کے باوجود نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ اللہ ہمیں اِس محرومی ورسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

سورۂ حاقّہ

آخرت کا ذکر مؤثر اسلوب میں

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۳۷

جیسا کردار ویسا انجام

پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا ایک برحق حقیقت ہے۔ قومِ عاد، قومِ ثمود، آلِ فرعون، قومِ لوطؑ اور قومِ نوحؑ نے اِس حقیقت کو جھٹلایا اور شدید عذاب کا مزہ چکھا۔ روزِ قیامت نیک لوگوں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنا نامۂ اعمال دوسروں کو دکھائیں گے۔ اب وہ جنت میں بڑے اطمینان کے ساتھ راحتوں سے بھرپور زندگی بسر کریں گے۔ مجرموں کو اُن کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ نالہ وفریاد کریں گے کہ کاش ہمارا نامۂ اعمال ہمارے سامنے نہ آتا۔ ہمارا دنیا کا مال واسباب ہمارے کچھ کام نہ آیا۔ حکم دیا جائے گا کہ اُن کو جہنم میں ڈال دیا جائے اور زنجیروں میں جکڑ دیا جائے۔ اب کوئی ان کا دوست یا حمایتی نہ ہوگا۔ اُن کی غذا زخموں کا خون اور پیپ ہوگی۔ اللہ ہمیں اِس انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

رکوع ۲ ...... آیات ۳۸ تا ۵۲

قرآن اللہ کا کلام اور یقینی حق ہے

دوسرے رکوع میں واضح کیا گیا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہ کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں۔ اگر (معاذ اللہ) حضرت محمد ﷺ اِس قرآن کو خود سے بنا کر ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اُن کی پکڑ کرتے اور کوئی اُنہیں ہماری پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے ایسے سچے نبی ہیں جن کی سچائی کی تصدیق دشمن بھی الصادق کہہ کر کرتے رہے ہیں۔ ایسی عظیم ہستی ہرگز کسی خود ساختہ کلام کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کرسکتی۔ یہ قرآن تو یقینی حق ہے۔ جو لوگ اِسے حق نہیں مان

رہے عنقریب ذلت ورسوائی سے دوچار ہوں گے۔

سورۂ معارج

اچھے اور برے کردار کی وضاحت

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۳۵

اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور ناپسندیدہ کردار

پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ صبر کریں۔ عنقریب اِن کافروں پر ایسا عذاب آئے گا جو ٹالا نہ جاسکے گا۔ روزِ قیامت ایک مجرم خود کو بچانے کے لیے بطورِ فدیہ اپنے بیٹے، بیوی بھائی بلکہ پورے کنبہ کو پیش کرنا چاہے گا لیکن خود کو دہکتی ہوئی آگ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بہت ہی کم ظرف ہے۔ تکلیف آئے تو واویلا کرتا ہے اور اگر نعمت مل جائے تو بخیل بن جاتا ہے اور دوسروں کو اُس کے فیض سے محروم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہاں اللہ کے محبوب بندے ایسا نہیں کرتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں، محرومین کی مالی امداد کرتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ جنسی بے راہ روی سے بچتے ہیں، عہد وامانت کی پاسداری کرتے ہیں اور نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جنت میں بھرپور اکرام کیا جائے گا۔

رکوع۲ ...... آیات ۳۶ تا ۴۴

نبی ﷺ کے دشمن ذلیل ورسوا ہوں گے

دوسرے رکوع میں اُن مشرکین کی مذمت کی گئی جو نبی اکرم ﷺ کو حرم میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ خبردار کیا گیا کہ عنقریب وہ اپنے جرائم کی سزا پائیں گے۔ روزِ قیامت قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف دوڑیں گے۔ اُن کی نگاہیں شرم کے مارے جھکی ہوں گی اور چہروں پر روسیاہی چھائی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس روز اُنہیں جرائم کی سزا دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

سورۂ نوحؑ

حضرت نوحؑ کی دعوت اور فریاد

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۲۰

حضرت نوحؑ کی دعوت

پہلے رکوع میں حضرت نوحؑ کی دعوت اور قوم کے ردِّ عمل کا ذکر ہے۔حضرت نوحؑ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت دی۔تنہائی میں سمجھایا اور علی الاعلان بھی پکارا۔ اُنہیں دعوت دی کہ اللہ کی عبادت کریں اور میری اطاعت کریں۔اللہ سے بخشش مانگیں۔وہ گناہوں کو معاف فرمادے گا اور دنیا میں بھی مال،اولاد اور سرسبز وشاداب باغات عطا کرے گا۔ قوم نے میری بات سن کر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں،منہ پھیر کر چل دینے کی روش اختیار کی اور بڑے تکبر کے ساتھ میری دعوت کو ٹھکرادیا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۲۱ تا ۲۸

حضرت نوحؑ کی فریاد اور بد دعا

دوسرے رکوع میں حضرت نوحؑ کی قوم کے خلاف بد دعاء مذکور ہے۔اُنہوں نے اللہ سے فریاد کی کہ قوم نے میری بات ماننے کے بجائے سرکش سرداروں کی پیروی کی۔اُن سرداروں نے میرے خلاف بڑی بڑی سازشیں کیں۔اے اللہ اب اُن کے لیے گمراہی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہ کرنا۔ زمین پر کافروں کا بستا ہوا ایک گھر بھی باقی نہ رہنے دے۔اِن کی آئندہ نسلوں سے بھی مجھے کسی خیر کی توقع نہیں۔اِن کے لیے تباہی و بربادی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہ فرما۔البتہ میری،میرے والدین اور تمام اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔اللہ نے اُن کی فریاد سن لی۔ظالم قوم کو تباہ و برباد کردیا اور اہلِ ایمان کو عذاب سے محفوظ رکھا۔

سورۂ جن

جنات کی ایمان افروز دعوت

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۱۹

ایمان لانے ہی میں خیر ہے

پہلے رکوع میں جنات کی اپنی قوم کے لیے دعوت کا بیان ہے۔اُنہوں نے قوم کو بتایا کہ ہم نے دل

کومتاثر کرنے والا قرآن سنا ہے جوتوحید یعنی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے۔اِس کے برعکس ہمارا ہم جنس ابلیس احمق ہے جو ہمیں گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ہم نافرمانی کر کے اللہ کو زمین یا آسمان میں عاجز نہیں کرسکتے۔ ہماری خیر اِسی میں ہے کہ ہم قرآن پر ایمان لاکر کامیابی کی راہ اختیار کریں۔ جو قرآن پر ایمان نہ لائے گا وہ بڑھتے چڑھتے عذاب کا شکار ہوگا۔اِس رکوع میں یہ حقیقت بھی بیان کی گئی کہ مساجد اللہ کا گھر ہیں لہٰذا کم از کم اِن گھروں کو تو شرک سے پاک رکھا جائے اور یہاں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارا جائے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۲۰ تا ۲۸

اللہ کا پیغام لوگوں تک پہچانے کی نازک ذمہ داری

دوسرے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ اپنی عاجزی کا اظہار فرمادیں۔لوگوں کو بتادیں کہ میں تمہارے بارے میں کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔اگر میں نے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کا حق ادا نہ کیا تو مجھے خود اللہ کی پکڑ کا ڈر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا فرمادیا ہے۔ختمِ نبوت کی وجہ سے اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہمیں بھی اللہ کی پکڑ سے کوئی نہ بچاسکے گا۔اللہ ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

سورۂ مزمل

تزکیۂ نفس کے لیے قرآن کا لائحۂ عمل

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۹

تزکیۂ نفس کے لیے ہدایات

پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ عنقریب اُن پر دعوت و اقامتِ دین کے حوالے سے ایک بھاری ذمہ داری کا بوجھ ڈالا جائے گا۔اُس کے لیے روحانی ترقی اور قلبی ثبات کا حصول ضروری ہے۔اِس مقصد کے لیے راتوں میں اٹھ کر اوسطاً آدھی رات اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیے۔اللہ کے مبارک ناموں کا ذکر کرتے رہیے اور سب سے کٹ کر

اللہ سے جڑ جایئے۔اللہ پر توکل کیجیے۔مخالفین کی باتوں پر صبر کیجیے اور اُن سے خوبصورتی سے کنارہ کشی کر لیجیے۔اِن مخالفین کو عنقریب ایسی جہنم میں ڈال دیا جائے گا جس میں دہکتی ہوئی آگ،حلق میں اٹکنے والی کانٹے دار غذا اور وہ بیڑیاں ہوں گی جن سے مجرموں کو جکڑ دیا جائے گا۔

رکوع ۲ ...... آیت ۲۰

قیام الیل کے حکم میں تخفیف

دوسرے رکوع میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی تحسین کی گئی کہ وہ ایک تہائی رات، نصف رات اور کبھی دو تہائی رات تہجد کی نماز کے دوران اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہیں۔صحابہ کرامؓ کو سہولت دی گئی کہ پنج وقتہ نماز فرض ہونے کے بعد اب اُن کے لیے تہجد یعنی قیام الیل کی ادائیگی فرض نہیں رہی۔اللہ جانتا ہے کہ وہ دن میں اپنی معیشت، اللہ کی راہ میں جنگ اور دیگر سرگرمیوں کے لیے مشقت اٹھاتے ہیں۔ وہ سہولت سے جتنی دیر بھی ممکن ہو قیام الیل کی سعادت حاصل کریں۔البتہ پنج وقتہ نماز ادا کریں، زکوٰۃ دیں اور اللہ کے دین کی نصرت کے لیے مال خرچ کریں۔اُن کا دیا ہوا مال اللہ کے یہاں محفوظ ہے اور اُنہیں اِس کا بہترین اجر دیا جائے گا۔

سورۂ مدثر

ایمان بالآخرت کا مؤثر بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۳۱

اللہ کی بڑائی قائم کرنے کا حکم

پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ پر وہ بھاری ذمہ داری ڈال دینے کا بیان جس سے سورہ مزمل میں آگاہ کیا گیا تھا۔آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کریں اور دنیا میں اللہ کی بڑائی کا نظام قائم کریں۔گویا آپ ﷺ نے صرف تبلیغ نہیں کرنی بلکہ تبلیغ کے ذریعے اہلِ حق کی ایک جماعت تیار کرنی ہے، اُس جماعت کو اہلِ باطل سے ٹکرانا ہے اور اُنہیں شکست دے کر اللہ کا دین غالب کرنا ہے۔پھر اِس رکوع میں اللہ کے رسول ﷺ کے ایک دشمن ولید بن مغیرہ کے کردار کی خباثت بیان کی گئی اور اُسے اُس جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی جس پر انیس فرشتے مامور ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۳۲ تا ۵۶

جہنم میں لے جانے والے جرائم

دوسرے رکوع میں اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے درمیان مکالمہ کا ذکر ہے۔ اہلِ جنت پوچھیں گے اہلِ جہنم سے کہ تمہیں کس جرم کی پاداش میں جہنم میں ڈالا گیا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، مساکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور دینِ حق کی تعلیمات پر اعتراضات کرتے رہتے تھے۔ جہنمیوں کا اعترافِ جرم اب اُنہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ کسی سفارش کرنے والے کی سفارش اُن کے کام آئے گی۔ اللہ اِس انجامِ بد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

سورۂ قیامہ

قیامت کے مناظر کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۳۰

انکارِ آخرت کی زوردار نفی

پہلے رکوع میں اُن تمام تصورات کی زوردار نفی کی گئی جو آخرت کے حوالے سے شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ آگاہ کیا گیا کہ قیامت ایسی یقینی شے ہے کہ اللہ اُس کی قسم کھا رہا ہے۔ ضمیر کا ہر نیکی پر انسان کو مسرت دینا اور ہر بدی پر پشیمان کرنا ثابت کر رہا ہے کہ نیکی کا اچھا اور بدی کا برا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ دراصل انسان نہیں چاہتا کہ گناہوں کی جو لذت وہ لے رہا ہے اُسے چھوڑ دے۔ اِسی لیے گناہوں کی باز پرس کی یقینی خبر کو جھٹلا رہا ہے۔ پھر اِس رکوع میں نبی اکرم ﷺ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نزولِ قرآن کے وقت نازل ہونے والی آیات کو حفظ کرنے کے لیے تیزی سے اپنی زبانِ مبارک سے دہراتے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بشارت دی کہ اِس قرآنِ کریم کو آپ ﷺ کے سینہ میں محفوظ کرنا اور پھر آپ ﷺ کے ذریعہ اِس کے مضامین کی وضاحت کرا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ آپ ﷺ تو کارِ خیر کے لیے جلدی کر رہے ہیں جبکہ انسانوں کی اکثریت دنیا کی وقتی اور گھٹیا نعمتوں کے لیے جلدی کرتی ہے اور آخرت کے دن کو بھول جاتی ہے۔ اُس دن مجرموں کے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے اور نیک لوگوں کے چہرے تروتازہ

ہوں گے۔ وہ اپنے رب کے دیدار سے فیض یاب ہوں گے۔ رکوع کے آخر میں موت کا ذکر ہے کہ جب وہ آجاتی ہے تو اُسے ٹالا نہیں جاسکتا۔ موت کی سختی کے باعث پنڈلی، پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور انسان خالقِ حقیقی سے جاملتا ہے۔

رکوع ۲...... آیات ۳۱ تا ۴۰

کیا انسان سے حساب کتاب نہ ہوگا؟

دوسرے رکوع میں ایسے شخص کی شدید مذمت کی گئی ہے جس نے سرکشی اختیار کی، حق کو قبول نہ کیا اور نہ ہی اللہ کے سامنے سر جھکایا۔ اِس کے برعکس بڑے تکبر سے دینی تعلیمات کو جھٹلایا۔ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُسے بے مقصد اور آزاد پیدا کیا گیا ہے؟ وہ جو جی میں آئے کرتا رہے اور اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں؟ نہیں! جس اللہ نے اُسے نطفہ سے بنایا ہے، وہ اُسے دوبارہ بھی زندہ کرے گا اور دنیا میں اُس کے طرزِ عمل کے بارے میں بازپرس کرے گا۔

سورۂ دھر

ناشکری اور شکر گزاری کا نتیجہ

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۲

شکرگزاری کی راہ اور حسین انجام

پہلے رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے انسان کو امتحان کے لیے پیدا کیا ہے۔ اُسے نیکی اور بدی کا شعور دیا ہے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ نیکی کی راہ پر چل کر اللہ کا شکر گزار بندہ بنے یا بدی کی راہ پر چل کر ناشکری کرے۔ بدی کی راہ پر چلنے والوں کا برا انجام ہوگا۔ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کے لیے جنت کی نعمتیں ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی رضا کے لیے اُس کی راہ میں مال خرچ کرتے تھے اور دنیا میں کسی بدلے یہاں تک کہ لوگوں کی طرف سے شکریہ کے بھی طلب گار نہ تھے۔ اُن کو جنت میں مختلف مشروبات اور پسندیدہ غذائیں چاندی کے برتنوں میں پیش کی جائیں گی۔ اُن کی خدمت کے لیے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے حاضر ہوں گے۔ اُنہیں ریشمی لباس سے مزین کیا جائے گا۔ اللہ اُنہیں پاکیزہ شراب کے جام پلائے گا اور فرمائے گا کہ یہ تمہاری نیکیوں کی جزا ہے۔

رکوع ۲...... آیات ۲۳ تا ۳۱

نیکی کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے

دوسرے رکوع میں فرمایا کہ کافر دنیا کی وقتی اور کم تر لذتوں کو ترجیح دے رہے ہیں اور آخرت کے مشکل دن سے غافل ہیں۔ دانش مندی یہ ہے کہ نیکیوں کے ذریعہ اُس دن کی تیاری کی جائے۔ نیکیوں کے لیے اللہ سے توفیق مانگی جائے کیوں کہ اللہ کی توفیق کے بغیر انسان نیکی کی راہ پر نہیں چل سکتا۔ اِسی لیے نبی اکرم ﷺ فرض نماز کے بعد اللہ سے دعا کیا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (نسائی، ابوداوٗد)

''اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کے لیے''۔

سورۂ مرسلات

ذکرِ آخرت جلالی اسلوب میں

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۴۰

آخرت کو جھٹلانے والے غور تو کریں!

پہلے رکوع میں بڑے جلالی اسلوب میں ایسے لوگوں کو تباہی و بربادی کی وعید سنائی گئی جو قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اللہ نے اُنہیں ماضی کی تباہ ہونے والی قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کی۔ اُنہیں غور کرنے کی دعوت دی گئی کہ اللہ نے کیسے اُنہیں نطفہ سے تخلیق کیا۔ زمین کو کس طرح کشادہ بنایا، اُس پر پہاڑ جما دیے اور اُن کی ضروریات کی تکمیل کے لیے پانی بہا دیا۔ کیا ایسی قدرت رکھنے والا خالق انسانوں کو دوبارہ پیدا نہیں کرسکتا؟ حقیقت یہ ہے کہ آخرت یعنی فیصلہ کا دن آ کر رہے گا اور اِن مجرموں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اُس دن وہ شرمندگی کے مارے کوئی بات نہ کرسکیں گے اور پھر جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیے جائیں گے۔

رکوع ۲...... آیات ۴۱ تا ۵۰

متقین اور مجرمین کا انجام

دوسرے رکوع میں متقین کو جنت کی ٹھنڈی چھاؤں، خوش ذائقہ مشروبات اور لذیذ میوہ جات کی

بشارت دی گئی۔ جنت میں اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کے انعام کے طور پر بے فکر ہو کر جو چاہو کھاؤ اور پیو۔ اِس کے برعکس مجرموں سے کہا گیا کہ دنیا میں جو مزے کرنے ہیں کرلو۔ آخرت میں تمہارا ٹھکانہ دائمی جہنم ہے۔ اُن کا جرم یہ ہے کہ وہ قرآن جیسے عظیم کلام کو سن کر بھی ایمان نہیں لا رہے اور اللہ کے احکامات کے سامنے سر جھکانے کو تیار نہیں ہیں۔

تیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞
عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ ۞ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۞ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ۞
کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۞ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۞ (النباء:۱تا۵)

تیسویں پارے میں سورۂ نباء تا سورۂ ناس سینتیس مکمل سورتیں شامل ہیں۔

سورۂ نباء

فانی دنیا اور ابدی آخرت کا بیان

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۳۰

دنیا کی نعمتیں فانی ہیں

پہلے رکوع میں بیان کیا گیا کہ لوگ قیامت کی عظیم خبر کے حوالے سے اختلاف کر رہے ہیں۔ کسی کے خیال میں دوبارہ جی اٹھنا ناممکنات میں سے ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہمارے معبود سفارش کر کے ہمیں بخشوالیں گے۔ کسی کا دعویٰ ہے کہ ہمیں دنیا میں مال و دولت سے نوازا گیا ہے اور قیامت میں بھی یہی انعامات ملیں گے۔ جواب دیا گیا کہ اصل معاملہ کیا ہوگا، عنقریب اُنہیں معلوم ہو جائے گا۔ اِس کے بعد پہلے رکوع میں کئی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اللہ نے آسمان، سورج، چاند، زمین، پہاڑ، رات، دن، نیند، بارشیں، باغات، کھیتیاں غرض انسان کے فائدہ کے لیے کئی نعمتیں بنائی ہیں۔ البتہ یہ سب کی سب نعمتیں فانی ہیں۔ فیصلہ کا دن اپنے طے شدہ وقت پر آجائے گا۔ اُس روز سرکشوں کے لیے سوائے عذاب کے کسی اور چیز کا اضافہ نہ کیا جائے گا۔

رکوع ۲...... آیات ۳۱ تا ۴۰

میدانِ حشر کا منظر

دوسرے رکوع میں بشارت دی گئی کہ روزِ قیامت متقیوں کو اُن کی نیکیوں کے حساب سے پورا پورا انعام مل جائے گا۔ اِس کے بعد ارشاد ہوا کہ میدانِ حشر میں تمام انسان اور فرشتے صف باندھے اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ کسی کو اللہ کے سامنے بات کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ جو بھی بولے گا اللہ کے حکم سے بولے گا اور اللہ کے سامنے کسی کی بے جا سفارش نہ کرے گا۔ بدنصیب کافر نامۂ اعمال میں اپنے تمام سیاہ اعمال دیکھے گا اور حسرت سے کہے گا کہ کاش! میں انسان نہیں مٹی ہوتا اور اِس برے انجام سے دوچار نہ ہوتا۔

سورۂ نازعات

قیامت کا عبرت انگیز بیان

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۲۶

موت اور قیامت کے مناظر

پہلے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ موت کے وقت دنیادار آدمی کی جان بڑی مشکل سے نکلتی ہے۔ فرشتوں کو اُس کے وجود میں ڈوب کر اور بڑی قوت سے کھینچ کر اُس کی جان نکالنی پڑتی ہے۔ اِس کے برعکس نیک انسان کی جان فرشتے بڑی آسانی سے محض ایک بند کھول کر نکال لیتے ہیں۔ کفار قیامت کو جھٹلا رہے ہیں حالانکہ اُس روزِ زمین شدت سے لرزے گی، دل دھڑکتے ہوں گے اور نگاہیں خوف کے مارے جھکی ہوئی ہوں گی۔ جب صور میں پھونکا جائے گا تو ایسے محسوس ہوگا جیسے ایک زوردار جھڑکی کی آواز ہے اور تمام جن وانس حشر کے کھلے میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

رکوع ۲...... آیات ۲۷ تا ۴۶

روزِ قیامت کیا ہوگا؟

دوسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو بہت بڑی تباہی آجائے گی۔ اُس روز ہر انسان یاد کرے گا کہ اُس نے دنیا کی زندگی میں کیا عمل کیا ہے؟ جس بدنصیب نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، اُس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اِس کے برعکس جو رب

کے سامنے جوابدہی کے احساس سے ڈرتا رہا اور خود کو نفس کی خواہشات سے بچانے کی کوشش کی، اُس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ اللہ ہم سب کو آخرت کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ عبس

اللہ کے احسانات اور انسانوں کی ناشکری کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ ایک بار نبی کریم ﷺ سردارانِ قریش کو دعوت دے رہے تھے۔ اِس دوران ایک صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ آگئے۔ وہ نابینا تھے اور نہیں دیکھ سکتے تھے کہ آپ ﷺ کن لوگوں سے محوِ گفتگو ہیں۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ آپ ﷺ کو اندیشہ محسوس ہوا کہ اب سردار میری بات نہیں سنیں گے کیونکہ وہ اپنی محفل میں کسی مفلس صحابی کی آمد کو پسند نہیں کرتے۔ اِس اندیشہ کی وجہ سے آپ کو حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کی آمد ناگوار محسوس ہوئی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ یہ ناگواری درست نہیں۔ آپ ﷺ کیوں اُن سرداروں کو دعوت دینے میں ایسی ترجیح دے رہے ہیں کہ جس سے اپنے ایک مخلص ساتھی کی تربیت و تزکیہ کی خواہش پوری نہیں ہو رہی۔ معاشرے کے بااثر طبقات کو دعوت میں اوّلین اہمیت دینا مفید ہے۔ اگر وہ اصلاح قبول کر لیں تو نظام کی تبدیلی آسان ہو جاتی ہے۔ عوام بھی اُن کی پیروی میں اصلاح قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن اعتدال کا تقاضا ہے کہ اِس سے اپنے ساتھیوں کی تربیت کا معاملہ ہرگز متاثر نہ ہو۔ مزید یہ کہ دعوت دیتے ہوئے قرآنِ حکیم کی عظمت و وقار کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے۔ یہ کتاب حقائق کی یاددہانی کرا رہی ہے۔ اب جو چاہے اِس یاددہانی سے فائدہ اٹھا کر سعادت کی منزل حاصل کرے اور جو چاہے اِس یاددہانی سے رُخ پھیر کر ذلت و رسوائی کی راہ اختیار کرے۔ انسان کو سوچنا چاہیے کہ اللہ نے اُسے کس شے سے بنایا ہے؟ نطفہ سے۔ اللہ نے نہ صرف اُسے بنایا بلکہ اُس کے لیے ضروریاتِ زندگی کا حصول اور خطرات سے تحفظ آسان کر دیا۔ افسوس ہے کہ انسان ناشکرا ہے اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔ روزِ قیامت جب صور میں پھونکا جائے گا تو ایسی شدت والی آواز پیدا ہوگی جو کانوں کے پردے پھاڑنے والی ہوگی۔ اُس روز مجرم انسان اپنے بھائی، والدہ، والد، بیوی اور بیٹے سے دور بھاگے گا۔ اُسے صرف اپنے آپ کو بچانے کی فکر لاحق ہوگی۔ اُس روز نیک لوگوں کے چہرے

روشن ہوں گے۔ اِس کے برعکس کافروں اور اللہ کے نافرمانوں کے چہرے غبار آلود ہوں گے۔ اُن پر ذلت اور روسیاہی چھارہی ہوگی۔ اللہ ہمیں ایسی رسوائی اور ذلت سے محفوظ رکھے۔ آمین!

سورۂ تکویر

انکارِ رسالت کے ذریعے عمل سے گریز کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت سورج کی بساط لپیٹ دی جائے گی، ستارے ماند پڑ جائیں گے، پہاڑ چلائے جائیں گے اور سمندر کھولتے ہوئے پانی کی طرح ابل رہے ہوں گے۔ زندہ دفن کی گئی بچی سے دریافت کیا جائے گا کہ تجھے کس جرم کی سزا دی گئی تھی؟ جہنم کی آگ کو خوب دہکایا جائے گا۔ جنت کو آراستہ کرکے قریب لے آیا جائے گا۔ اُس روز ہر انسان دیکھ لے گا کہ وہ کیا اعمال اللہ کے سامنے پیش کرنے کے لیے لایا ہے۔ مزید ارشاد ہوا کہ قرآنِ کریم اللہ کا کلام ہے جسے اللہ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیلؑ نے نبی اکرم ﷺ کے قلبِ مبارک پر نازل کیا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ رسولِ ملک ہیں اور نبی اکرم ﷺ رسولِ بشر۔ نبی اکرم ﷺ ہرگز مجنون نہیں ہیں بلکہ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے رسولِ ملکؑ کو اصل ملکوتی صورت میں واضح افق پر دیکھا ہے۔ اُنہیں مجنون کہہ کر اُن کی رسالت کا انکار کرنے والے دراصل اللہ کے احکامات پر عمل سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی اِس روش کا جواز فراہم کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا نہیں، معاذ اللہ کسی شیطان جن کا القا کیا ہوا کلام ہے۔ قرآن تو ایک یاد دہانی ہے۔ دور اندیش وہ ہے جو اِس یاد دہانی سے نصیحت حاصل کر کے سیدھے راستہ کو اختیار کر لے۔

سورۂ انفطار

انکارِ جزاوسزا کے ذریعہ عمل سے گریز کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ روزِ قیامت آسمان پھٹ جائے گا۔ ستارے بکھر جائیں گے۔ سمندر اپنی حدود سے نکل کر بہنا شروع کر دیں گے۔ قبروں کو کرید کر اُن میں مدفون انسانوں کو نکالا جائے گا۔ ہر انسان جان لے گا کہ اُس نے دنیا میں کس شے کو ترجیح دی تھی اور کس شے کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔ یہ تصور بظاہر خوش کن لیکن دراصل پُر فریب ہے کہ اللہ ربِ کریم ہے اور کسی بھی انسان کو جہنم میں نہ ڈالے گا۔ بظاہر اِس تصور میں اللہ کی تعریف لیکن درحقیقت شریعت کی اہمیت

اور جزا وسزا کا انکار ہے کہ کوئی اللہ کی عطا کردہ شریعت پر عمل کرے یا نہ کرے اللہ سب کو ہی جنت میں داخل فرما دے گا۔ اگر یہ تصور درست ہوتا تو اللہ ہر انسان کے ساتھ اعمال درج کرنے والے دو فرشتے کراماً کاتبین مامور نہ کرتا۔ نیکیوں اور برائیوں کا اندراج تو پھر بے مقصد ہو جاتا۔ نہیں! اِس اندارج کا نتیجہ روزِ قیامت ظاہر ہوگا۔ اُس روز نیک لوگوں کو نعمتیں دی جائیں گی اور برے لوگوں کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

سورۂ تطفیف

سرکشوں اور نیکوکاروں کا انجام

اِس سورۂ مبارکہ میں ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والوں کو بربادی کی وعید سنائی گئی۔ وہ لیتے ہوئے تو ہر شے پوری پوری لیتے ہیں لیکن دیتے ہوئے کمی کرتے ہیں۔ اُن کا یہ طرزِ عمل گواہی دے رہا ہے کہ اُنہیں آخرت میں جوابدہی کا یقین نہیں ہے۔ آخرت میں اِن جیسے سرکشوں کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ سزا جسے تم جھٹلا رہے تھے۔ اِس کے برعکس نیکوکار جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اُن کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی نمایاں ہوگی۔ مقابلہ کرنے والوں کو چاہیے کہ اِن نعمتوں کے حصول کے لیے نیکیاں کر کے ایک دوسرے سے آگے نکلیں۔ دنیا میں سرکش، نیکوکاروں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ روزِ قیامت نیکوکار، سرکشوں پر ہنس رہے ہوں گے۔ دیکھ لیں گے کہ سرکشوں نے کیسا گھاٹے کا سودا کیا ہے۔

سورۂ انشقاق

اللہ کے سامنے حاضری کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کرنے کے بعد آگاہ کر رہی ہے کہ انسان دنیا میں مشقتیں جھیلتے جھیلتے اللہ کی طرف جا رہا ہے۔ اُسے آخرت میں اللہ کے سامنے اپنے ایک ایک عمل کی جوابدہی کرنی ہے۔ خوش نصیب انسان کو اُس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اللہ اُس کا آسان حساب لے گا۔ گناہ گار انسان کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جسے دیکھتے ہی وہ چیخ و پکار کرے گا۔ اب اُسے دہکتی ہوئی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اُس کا جرم یہ تھا کہ وہ اپنے گھر والوں میں بے فکری کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ فرائض سے غافل اور حرام میں ملوث

ہو کر عیاشی کر رہا تھا۔ اُس کا رب اُس کی تمام غفلتوں اور جرائم سے واقف تھا۔

سورۂ بروج

اہلِ حق کی تحسین اور اہلِ باطل کی مذمت

اِس سورۂ مبارکہ میں اُن ظالم یہودیوں کی مذمت کی گئی جنہوں نے ۵۲۳ء میں یمن کے علاقے میں عیسائی اہلِ ایمان کو ایندھن بھری خندقوں میں جلا کر شہید کر دیا تھا۔ اُس وقت عیسائی ہی مومن تھے کیونکہ مومن وہ ہوتا ہے جو تمام انبیاءؑ پر ایمان رکھے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے یہ سعادت صرف عیسائیوں کو حاصل تھی۔ یہودیوں کی جانب سے اہلِ ایمان کو اِس بات کی سزا دی گئی کہ وہ اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ عنقریب مظلوموں کو بہترین انعامات اور ظالموں کو بدترین عذاب دیا جائے گا۔

سورۂ طارق

آخرت کے حوالے سے شبہات کا جواب

یہ سورۂ مبارکہ ایمان بالآخرت کے حوالے سے شبہات کا جواب دے رہی ہے۔ ہر انسان کی نگرانی اِسی طرح کی جا رہی ہے جیسے ستارے ہر وقت زمین پر نگران کی طرح نظر رکھتے ہیں۔ انسان کو دوبارہ اِسی طرح زندہ کیا جائے گا جیسے اُسے پہلی بار نطفے سے پیدا کیا گیا تھا۔ کوئی چھوٹی بات تو کیا، اللہ انسان کے سینوں میں پوشیدہ رازوں سے بھی واقف ہے۔ روزِ قیامت اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے گا۔ قرآن ایک فیصلہ کن کتاب ہے اور یہ ہرگز کوئی بے مقصد کلام نہیں۔ جو قرآن کی قدر کرے گا سرخرو ہوگا اور جو قرآن کی ناقدری کرے گا ناکام و نامراد ہوگا۔

سورۂ اعلیٰ

ذکر، صبر اور تذکیر کی تلقین

اِس سورۂ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں۔ صبر کریں اور قرآن کے نزول کے حوالے سے جلدی نہ کریں۔ لوگوں کو آخرت کی یاد دہانی کراتے رہیں۔ جس شخص کے دل میں خوفِ خدا ہوگا وہ یاد دہانی سے اصلاح کر لے گا۔ بڑا ہی بدبخت ہے وہ بدنصیب جو یاد دہانی سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ایسے لوگ ایک بڑی آگ کا ایندھن بنیں گے جس میں نہ مر سکیں

گے نہ ہی زندوں میں شمار ہوں گے۔ آخرت میں ابدی کامیابی اُسے ملے گی جس نے اپنے نفس کو دنیا کی محبت سے پاک کیا، اللہ کا ذکر کرتا رہا اور نمازیں ادا کرتا رہا۔ المیہ یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت دنیا کی عارضی اور گھٹیا لذتوں کو ترجیح دیتی ہے حالانکہ آخرت کی نعمتیں اعلیٰ اور دائمی ہیں۔

سورۂ غاشیہ

توحید اور آخرت کی یاد دہانی

اِس سورۂ مبارکہ میں ارشاد ہوا کہ روزِ قیامت مجرموں کے چہرے ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے۔ پھر یہ بدنصیب چہرے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ وہاں اُن کا مشروب کھولتا ہوا پانی اور غذا کانٹے دار جھاڑی ہوگی۔ اُس روز نیکوکاروں کے چہرے روشن اور دمکتے ہوئے ہوں گے۔ وہ دنیا میں کی گئی اپنی محنتوں پر مطمئن ہوں گے۔ پھر وہ جنت کی دائمی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ انسان کو چاہیے کہ دیکھے اونٹ کو جسے اللہ نے صحرائی سفر کے لیے کتنا موزوں بنایا ہے، آسمان کو جسے اللہ نے کس طرح بلند کر دیا ہے، پہاڑ کو جسے اللہ نے زمین میں کیسے گاڑ دیا ہے اور زمین کو جسے اللہ نے کیسے بچھا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مظاہرِ قدرت کے ذریعے اللہ کی معرفت کی یاد دہانی کراتے رہیں۔ اُن کی ذمہ داری صرف یاد دہانی کرانا ہی ہے۔ جسے معرفت الٰہی حاصل ہوگئی وہ خوش نصیب ہے۔ جس نے یاد دہانی سے رُخ پھیر لیا تو اللہ اُسے بہت بڑے عذاب سے دوچار کرے گا۔ اُنہیں بالآخر اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے اور پھر اللہ ہی نے اُن سے حساب لینا ہے۔

سورۂ فجر

دنیا پرستوں کی شدید مذمت کا بیان

سورۂ فجر کی ابتداء میں ایسے اوقات کا بیان ہے جن میں اللہ کی طرف سے روحانی فیوض و برکات عام ہوتے ہیں اور تھوڑی سی عبادت کا کثیر ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اِن اوقات میں فجر کا وقت، ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں، رمضان کا آخری عشرہ اور رات کا آخری پہر شامل ہیں۔ دنیا پرست روحانی نعمتوں کے بجائے مادی نعمتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ قومِ عاد، قومِ ثمود اور آلِ فرعون کے پاس کتنی مادی نعمتیں تھیں لیکن وہ کیسی ذلت سے دوچار ہوئے۔ اللہ انسان کی

آزمائش دو صورتوں سے کرتا ہے۔ کبھی نعمتوں کی فراوانی کر کے شکر کا امتحان لیتا ہے اور کبھی نعمتیں چھین کر صبر کا امتحان لیتا ہے۔ دنیا پرست نعمتوں کی فراوانی کو باعثِ عزت اور نعمتوں کے زوال کو باعثِ ذلت سمجھتے ہیں۔ حقیقت میں نہ وہ عزت ہے اور نہ یہ ذلت۔ یہ دونوں صورتیں آزمائش کی ہیں۔ دنیا پرست مالداروں کی عزت کرتے اور یتیموں کی تحقیر کرتے ہیں۔ دوسرے وارثوں کو محروم کر کے وراثت کے مال پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ عنقریب اللہ زمین کو کوٹ کوٹ کر برابر کر دے گا اور اِس پر موجود تمام مال و اسباب فنا ہو جائے گا۔ پھر زمین پر کی گئی دنیا پرستی کا بدلہ چکانے کے لیے اللہ زمین پر نزول فرمائے گا۔ اُس روز ہر دنیا دار انسان افسوس کرے گا کہ وہ کس عارضی دنیا کا طلب گار رہا لیکن اب افسوس کا کیا فائدہ؟ اللہ اُسے ایسا عذاب دے گا جیسا عذاب کوئی اور نہیں دے سکتا۔ البتہ وہ خدا پرست انسان جس کا مطلوب و مقصود دنیا نہیں اللہ کی رضا کا حصول تھا، اپنی اِس ترجیح پر بہت ہی مطمئن ہو گا۔ اللہ اُسے بشارت دے گا کہ تمہارا مقصود حاصل ہوا۔ میں تم سے راضی ہوں اور اب تمہیں وہ نعمتیں دوں گا کہ تم بھی خوش ہو جاؤ گے۔ آؤ میرے مقرب بندوں میں شامل ہو جاؤ اور میری نعمتوں بھری جنت سے خوب فیض حاصل کرو۔

سورۂ بلد

اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کی پسندیدہ صورت کا بیان

سورۂ بلد میں ایسے کردار کی مذمت کی گئی جو بڑے تکبر سے دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال صدقہ کیا ہے؟ کیا اللہ اُسے دیکھ نہیں رہا؟ اللہ کو تو وہ نیکی پسند ہے جو اُس کی ہدایت کے مطابق اور اُس کی رضا کے حصول کے لیے انجام دی جائے۔ اُس کے نزدیک پسندیدہ صدقہ یہ ہے کہ پورے خلوص کے ساتھ ایسے ناداروں کی مدد کی جائے جن سے دنیا میں کسی بدلہ کی اُمید نہ ہو۔ غلاموں کو آزاد کرایا جائے، قحط کے دوران بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے، یتیموں کی سرپرستی کی جائے اور بے سہارا مساکین کو سہارا دیا جائے۔ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دل کی صفائی ہو گی اور یوں اللہ کی قربت حاصل ہو گی۔ ایسے لوگ اگر دوسروں کو بھی صبر و استقامت کے ساتھ انسانی ہمدردی کی ترغیب دیں گے تو اُنہیں بہترین بدلہ عطا کیا جائے گا۔ البتہ جو بدنصیب قرآن کی واضح رہنمائی کے خلاف روش اختیار کرتا ہے تو اُسے جہنم کے عذاب کا مزہ چکھنا ہو گا۔

سورۂ شمس

کون کامیاب ہے اور کون نا کام؟

سورۂ شمس میں متضاد مظاہرِ قدرت سورج و چاند، دن و رات اور آسمان و زمین کی قسم کھا کر کہا گیا کہ انسانی وجود میں دو متضاد میلانات یعنی بدی اور نیکی کا شعور رکھ دیا گیا۔ یہ شعور دراصل انسانی وجود میں موجود روحِ ربانی کی وجہ سے ہے۔ روح میں اللہ کی قربت کی ایک تڑپ ہے جس کے لیے اُسے نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے نفرت ہے۔ اِس کے برعکس انسان کا نفس اُسے برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اب اگر روح کے تقاضے سامنے رہیں تو یہی نفس ''نفسِ لوامہ'' یعنی ضمیر بن کر انسان کو نیکی پر خوش اور برائی پر پشیمان کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ انسان کے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور وہ ''نفسِ مطمئنہ'' بن جاتا ہے۔ اِس سعادت کو حاصل کرنے والے کامیاب ہیں۔ اِس کے برعکس جو بدنصیب نفس کی خواہشات کو روح کے تقاضوں پر ترجیح دیتے ہیں اور روح کو خاکی وجود میں دفن کر دیتے ہیں، وہ لوگ نا کام ہوجاتے ہیں۔ انسانی وجود میں جس طرح ضمیر انسان کی اصلاح کرتا ہے، اِسی طرح کسی قوم کا ضمیر ایسا نیک انسان ہوتا ہے جو لوگوں کو نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قومِ ثمود کے لیے ضمیر کا کردار حضرت صالحؑ نے انجام دیا۔ بدبخت قوم نے اُن کی دعوت کو جھٹلایا اور بربادی کا سامنا کیا۔

سورۂ لیل

پسندیدہ اور ناپسندیدہ کرداروں کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں پسندیدہ اور ناپسندیدہ کرداروں کا ذکر ہے۔ اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار اُس انسان کا ہے جو اُس کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے، ہر معاملہ میں اللہ کی نافرمانی سے بچتا ہے اور حق کا بھرپور ساتھ دے کر اُس کی تصدیق کرتا ہے۔ ایسے انسان کے لیے اللہ جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے۔ اللہ ایسے انسان کے کردار کو ناپسند کرتا ہے جو بخل کرتا ہے، کسی بھی معاملہ میں جائز و ناجائز کی پرواہ نہیں کرتا اور حق کی دعوت کو جھٹلاتا ہے۔ اِیسے کردار والے انسان کے لیے جہنم کی راہ آسان کر دی جاتی ہے۔ جب وہ جہنم میں گرایا جائے گا تو اُس کا مال اُس کے کچھ کام نہ آئے گا۔ برا کردار اختیار کر کے ہم جہنم کے مستحق تو ہوجائیں گے لیکن دنیا میں ہر خواہش پوری نہ کرسکیں

گے۔لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ دنیا میں نفسانی خواہشات کی پیروی کے بجائے وہ کردار اختیار کیا جائے جو اللہ کو پسند ہے۔

سورۂ ضحیٰ

مایوسی دور کرنے کا نسخہ

ایک بار نزولِ وحی میں طویل وقفہ ہوا تو یہ گمان کر کے آپ ﷺ پر مایوسی طاری ہونے لگی کہ شاید اللہ مجھ سے ناراض ہوگیا ہے! اِس سورۂ مبارکہ میں آپ ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ اللہ نہ تو اپنے حبیب ﷺ سے ناراض ہوا ہے اور نہ ہی اُس نے آپ ﷺ کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ تو مسلسل آپ ﷺ کے درجات بلند فرمارہا ہے اور عنقریب آپ ﷺ کو وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ ﷺ خوش ہو جائیں گے۔آپ ﷺ یتیم تھے تو اُس نے آپ ﷺ کو سہارا دیا۔آپ ﷺ حق کی تلاش میں بے چین تھے تو اُس نے قرآن کے نزول کے ذریعہ آپ ﷺ کو ہدایت دی۔ آپ ﷺ تنگ دست تھے تو اُس نے آپ ﷺ کو غمِ روزگار سے فارغ کر دیا۔ مایوسی کی کیفیت میں اللہ کی عنایات کا تصور انسان کو تسکین دیتا ہے اور مایوسی کو دور کر دیتا ہے۔

سورۂ انشراح

نبی ﷺ کی مشکل آسان کرنے کا بیان

سورۂ انشراح میں ارشاد ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک مشکل آسان کر دی گئی۔آپ ﷺ غارِ حرا کی تنہائیوں میں اللہ سے لو لگانے کا سرور حاصل کر رہے تھے۔ایسے میں اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ جائیے اور لوگوں کو آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کیجیے اور اپنے رب کی بڑائی کو قائم کیجیے۔کہاں وہ ذکر اللہ کی لذت اور کہاں ایک جھگڑنے والی قوم کو خبردار کرنا، اُن کی گستاخیاں برداشت کرنا اور اللہ کے دشمنوں سے معرکہ آرائی کر کے دینِ حق کو غالب کرنا۔آپ ﷺ اِس بھاری ذمہ داری سے بوجھل ہو رہے تھے لیکن کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کو انشراحِ صدر ہوا کہ میری اِس مشقت سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہوگی اور وہ دنیا میں ظلم سے اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچ جائیں گے۔اللہ نے آپ ﷺ کو اِس مشقت کا بدلہ یہ دیا کہ آپ ﷺ کا ذکرِ خیر بلند فرما دیا۔جو لوگ مشکلات خندہ پیشانی سے جھیلتے ہیں بعد میں اُنہیں ہی آسانیاں میسر آتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ دعوت و تبلیغ اور غلبۂ دین کے لیے دن بھر محنت کریں۔ البتہ رات میں اللہ سے لو لگانے کی لذت حاصل کرنے کے لیے تہجد میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیں۔

سورۂ تین

انسان کی عظمت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں قسمیں کھا کر اعلان کیا گیا کہ انسان کی تخلیق بہت عمدہ ساخت پر کی گئی ہے۔ انجیر کی قسم سے اشارہ حضرت نوحؑ کی طرف ہے کیونکہ اُن کے علاقے میں اِس پھل کی کثرت تھی۔ زیتون اشارہ کر رہا ہے حضرت عیسیٰؑ کی طرف کیونکہ وہ زیتون کی کثرت والے علاقوں میں بھیجے گئے۔ طورِ سینا حضرت موسیٰؑ کی طرف اشارہ کر رہا ہے کیونکہ اسی مقام پر آپؑ کو اللہ سے شرفِ ہم کلامی حاصل ہوا۔ بلدِ امین سے اشارہ حضرت ابراہیمؑ کی طرف ہے جنہوں نے شہرِ مکہ کے لیے امن کا گہوارہ بننے کی دعا کی تھی اور اشارہ نبی کریم ﷺ کی طرف بھی ہے کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت اِسی محترم شہر میں ہوئی۔ پانچ پیغمبروں کا پاکیزہ کردار اِس بات کی دلیل ہے کہ انسان بہترین ساخت کا حامل ہے۔ اصل انسان دراصل اُس کی روح ہے جس کی وجہ سے وہ مسجودِ ملائک بنا۔ اللہ نے پہلے انسان کی روح کو وجود بخشا اور پھر اُسے بدن میں ڈال کر دنیا میں بھیج دیا۔ اب معرکۂ رُوح و بدن شروع ہو گیا۔ روح کا تعلق اللہ سے ہے لہٰذا وہ انسان کو اللہ کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔ بدن مٹی سے بنا ہے اور وہ انسان کو مٹی سے پیدا ہونے والی سہولیات کی طرف کھینچتا ہے۔ جو انسان روح کے تقاضوں کو غالب کر کے ایمان اور عملِ صالح کی روش اختیار کرتا ہے وہ اپنی عظمت کو حاصل کر لیتا ہے۔

سورۂ علق

علم حاصل کرنے کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات پر مشتمل تھی۔ اِن آیات میں دوبار حکم دیا گیا کہ اے نبی ﷺ پڑھیے۔ یہ ہے اللہ کے نزدیک علم سیکھنے کی فضیلت۔ مزید ارشاد ہوا کہ انسان سرکشی کرتا ہی رہتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ سرکشی پر فوری پکڑ نہیں ہوتی۔ اِس مسئلہ کا حل کیا ہے یعنی معاشرے کو کیسے پاکیزہ بنایا جا سکتا ہے؟ اِس سوال کا جواب ہے آخرت

میں اللہ کے سامنے جوابدہی کا احساس پیدا کرنا۔ جتنا جتنا انسان میں خوفِ خدا اور محاسبۂ اخروی کا احساس بڑھتا جائے گا، وہ سرکشی کو چھوڑتا اور کردار کی پاکیزگی کو اپناتا جائے گا۔

سورۂ قدر

قدر والی رات کی عظمت کا بیان

سورۂ قدر میں شبِ قدر کی فضیلت کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ اِس رات میں قرآن نازل کیا گیا۔ یہ رات بڑی قدر والی رات ہے۔ اِس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ یہ فضیلت طلوعِ فجر تک جاری رہتی ہے۔ اِس شب میں فرشتے اور روح الامین، اہلِ زمین کے لیے سال بھر کے فیصلے لے کر اترتے ہیں۔

سورۂ بیّنہ

کھرے اور کھوٹے کے جدا ہونے کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں واضح کیا گیا کہ **بَیِّنَہ** یعنی واضح دلیل، قرآنِ حکیم اور سنتِ رسول ﷺ کے مجموعہ کا نام ہے۔ اِس **بَیِّنَہ** نے آکر اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے کھرے اور کھوٹے کو جدا کر دیا۔ دورِ جاہلیت میں بظاہر فلاحی کام بہت سے لوگ کرتے تھے۔ **بَیِّنَہ** کے آنے کے بعد واضح ہو گیا کہ کس کا فلاحی کام اللہ کے لیے ہے (مثلاً ابوبکر صدیق ؓ) اور کس کا کام ذاتی نام و نمود کے لیے ہے (مثلاً ابوجہل)۔ **بَیِّنَہ** کے ذریعہ اللہ نے حکم دیا کہ ہر معاملہ میں اللہ کی بندگی کرو بالکل یکسو ہو کر، یہی بالکل سیدھا دین ہے۔ اِس سیدھے دین پر نہ چلنے والے بدترین مخلوق ہیں۔ اُن کی سزا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ اِس کے برعکس حق پر ایمان لانے اور اچھے اعمال کرنے والے بہترین مخلوق ہیں۔ اُن کے لیے وہ دائمی باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ نعمت اُسے ملے گی جو دنیا میں اپنے رب سے ڈرتا رہا۔

سورۂ زلزال

روزِ قیامت زمین کی کیفیت و کردار کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ روزِ قیامت زلزلہ آنے کی وجہ سے زمین اپنے اندر مدفون تمام

انسانوں کو نکال دے گی۔ پھر وہ اُن تمام اعمال کا حال بتائے گی جو اِس پر انسانوں نے کیے تھے۔ تمام انسان اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اُسے درج پائے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اُسے بھی لکھا ہوا پائے گا۔

سورۂ عادیات

انسان کی ناشکری کا بیان

سورۂ عادیات میں انسان کے کردار کا گھوڑے کے کردار سے موازنہ کیا گیا ہے۔ گھوڑا اپنے مالک کا انتہائی وفادار ہوتا ہے۔ مالک گھوڑے کا خالق نہیں اور نہ ہی اِس کی خوراک پیدا کرتا ہے۔ وہ تو صرف اللہ کی پیدا کردہ خوراک گھوڑے کے سامنے ڈال دیتا ہے اور گھوڑا اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر ہر مہم میں مالک کا ساتھ دیتا ہے۔ اللہ انسان کا خالق ہے اور اُسے تمام ضروریات عطا فرماتا ہے لیکن انسان اللہ کا بڑا ناشکرا ہے۔ وہ اللہ کی محبت و رضا کو پسِ پشت ڈال کر مال کی محبت کو ترجیح دیتا ہے۔ روزِ قیامت قبروں کو کرید کر ہر انسان کو نکالا جائے گا۔ پھر اُس کے اعمال کے پیچھے کارفرما نیتوں کو بھی جانچا جائے گا۔ اللہ اُس روز کی رسوائی سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

سورۂ قارعہ

روزِ قیامت کی ہولناک آفت

سورۂ قارعہ میں خبردار کیا گیا کہ روزِ قیامت زوردار زلزلہ کی صورت میں بڑی زبردست آفت برپا ہوگی۔ لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح منتشر ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ فیصلے نیکیوں کے وزن کی بنیاد پر ہوں گے۔ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوا، وہ جنت میں عیش کرے گا اور جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوا، وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتا رہے گا۔

سورۂ تکاثر

کثرت کی ہوس اور اِس کے انجام کا بیان

سورۂ تکاثر میں اُن بدنصیبوں کے حال پر افسوس کیا گیا جنہیں کثرت کی ہوس نے اللہ کے احکامات سے غافل کر دیا یہاں تک کہ وہ قبروں میں جا پہنچے۔ عنقریب کثرت کی ہوس کا برا انجام

جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا اور اُن سے دنیا میں عطا کی جانے والی ہر نعمت کے بارے میں باز پرس کی جائے گی کہ نعمت استعمال کر کے اللہ کی اطاعت کی یا شیطان کی؟

سورۂ عصر

جہنم سے بچنے کا راستہ

اِس سورۂ مبارکہ میں تاریخِ انسانی کو گواہ بنا کر بیان کیا گیا کہ دنیا میں آنے والے انسانوں کی اکثریت دنیا کے دھوکہ میں آ گئی اور اُس نے غفلت کی زندگی گزار کر جہنم میں جانے کی راہ اختیار کی۔ البتہ ایسے لوگ جہنم سے بچ سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر ایمان لے آئیں، اچھے اعمال کریں، دوسروں تک حق کا پیغام پہنچائیں اور تبلیغِ حق کی راہ میں آنے والی مشکلات پر ایک دوسرے کو صبر و استقامت کی تلقین کریں۔ اللہ ہمیں ابدی خسارے سے بچنے کے لیے مذکورہ بالا چار کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ ھمزہ

مال سمیٹ سمیٹ کر رکھنے والوں کے برے انجام کا ذکر

یہ سورۂ مبارکہ ایسے انسان کے پست کردار کو بے نقاب کر رہی ہے جس کا مقصود دولت جمع کرنا ہو۔ وہ اِس گھٹیا مقصد کے لیے جھوٹ، دھوکہ دہی، خیانت اور لگائی بجھائی، غرض کسی اخلاقی برائی کو برائی نہیں سمجھتا۔ وہ روپے پیسے کو ہی کامیابی اور عزت کا معیار سمجھتا ہے۔ مال جمع کرتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کی بقا اور بعد از موت ناموری مال ہی کی وجہ سے ممکن ہے۔ ایسے گھٹیا انسان کو عنقریب اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

سورۂ فیل

ہاتھی والوں کے برے انجام کا بیان

سورۂ فیل میں ہاتھی والوں کی معجزانہ تباہی کا بیان ہے۔ یہ ہاتھی والے یمن کے عیسائی تھے جن کا سرغنہ ابرہہ تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یمن سے لے کر شام تک کے تجارتی فوائد اہلِ یمن کو حاصل ہوں۔ یہ فوائد اُس وقت قریش کو حاصل تھے۔ مکہ میں بیت اللہ کی وجہ سے پورے عرب میں قریش کا مذہبی

احترام پایا جاتا تھا۔ اُن کے تجارتی قافلے امن کے ساتھ ہر علاقے سے گزر جاتے تھے۔ ابرہہ نے قریش کی مذہبی حیثیت ختم کرنے کے لیے القلیس نامی ایک نام نہاد عبادت گاہ یمن میں بنائی اور تمام اہلِ عرب کو اِس مقام پر آکر عبادت اور حج کرنے کی دعوت دی۔ اُس کی دعوت کسی نے قبول نہ کی۔ ضد میں آکر اُس نے بیت اللہ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔ ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ اُس لشکر میں ۱۳ ہاتھی بھی تھے تاکہ لوگوں پر ایک رعب قائم ہو۔ جیسے ہی یہ لشکر مزدلفہ سے نکل کر وادیٔ مُحسِر میں داخل ہوا اللہ نے چھوٹے سے ایک پرندے ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ اُس لشکر پر چھوڑ دیے۔ اُن کی چونچ میں زہریلے اثرات رکھنے والی مٹی کی کنکریاں تھیں۔ پرندوں نے وہ کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر پھینکیں۔ کنکری جسم کے جس حصہ پر پڑتی وہ گلنا شروع ہو جاتا۔ ہاتھی اُن کنکریوں کے اثرات سے بلبلا اٹھے اور واپس مڑ کر اپنے ہی لشکر کے لوگوں کو روندتے رہے۔ پورا لشکر تباہ ہوا اور اللہ نے اپنے عظیم گھر، بیت اللہ کو محفوظ رکھا۔

سورۂ قریش

قریش پر اللہ کے احسانات کا ذکر

اِس سورۂ مبارکہ میں قریش کو باور کرایا گیا کہ اللہ نے ابرہہ کے لشکر کو تباہ کیا تاکہ تمہارے تجارتی مفادات محفوظ رہیں۔ احسان مندی کا تقاضہ ہے کہ تم خود ساختہ معبودوں کے بجائے بیت اللہ کے رب یعنی اللہ کی عبادت کرو۔ وہ رب کہ جس نے تمہیں بھوک مٹانے کے لیے غذا دی اور بیت اللہ کے گرد ایک خاص علاقہ کو حرم قرار دے کر تمہیں جنگ و جدال کے خوف سے امن دے دیا۔

سورۂ ماعون

جزا و سزا کو جھٹلانے والے پست کردار کا بیان

سورۂ ماعون میں آگاہ کیا گیا کہ جو شخص جزا و سزا کا یقین نہیں رکھتا وہ کردار کی انتہائی پستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ نماز جب جی چاہتا ہے تو پڑھتا ہے اور وہ بھی لوگوں کو دکھانے کے لیے۔ عام استعمال کی اشیاء بھی کسی ضرورت مند کو نہیں دیتا۔ اللہ ہمیں جزا و سزا کا یقین عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ کوثر

نبی اکرم ﷺ پر کثرتِ عنایات کا بیان

سورۂ کوثر میں نبی اکرم ﷺ کو عطا کی جانے والی کثیر نعمتوں کا ذکر ہے۔ قرآن جیسی کامل ہدایت، اسلام جیسا مکمل دین، صحابہ کرامؓ جیسے جانثار ساتھی، بہت بڑی امت اور محض ۲۱ برس میں دین کو غالب کرنے کی سعادت۔ آپ ﷺ کو اِن نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے نماز ادا کرنے اور قربانی پیش کرنے کی تلقین کی گئی۔ دشمن سمجھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اولادِ نرینہ بچپن ہی میں فوت ہوگئی اور اب آپ ﷺ کا نام باقی نہیں رہے گا تو یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ وہ خود ہی بے نام ونشان رہیں گے۔ آپ ﷺ کا ذکرِ خیر قیامت تک بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔

سورۂ کافرون

کافروں سے اعلانِ براءت

اِس سورۂ مبارکہ میں کافروں کی طرف سے سمجھوتے کی پیش کش کو سختی کے ساتھ رد کرتے ہوئے آگاہ کردیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ ہرگز تمہارے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے۔ اِسی طرح تم بھی نبی اکرم ﷺ کے معبودِ حقیقی کی عبادت نہیں کرتے۔ معبودِ حقیقی کی تو کوئی اولاد یا شریک نہیں جبکہ تم ایک ایسے اللہ کو مان رہے ہو کہ فرشتے اُس کی بیٹیاں اور تمہارے خود ساختہ معبود اُس کے شریک ہیں۔ تمہارا تصور اللہ کے بارے میں کچھ اور ہے، نبی پاک ﷺ کا تصور اور۔ تمہیں تمہارا دین مبارک ہو جس کے تحت تم من گھڑت معبودوں کی عبادت کرتے ہو اور نبی اکرم ﷺ کے لیے اُن کا دین کافی ہے جس میں عبادت صرف اور صرف اللہ کی ہے۔

سورۂ نصر

نبی اکرم ﷺ کے مشن کی کامیابی کا اعلان

یہ سورۂ مبارکہ بشارت دے رہی ہے کہ عنقریب اللہ کی مدد آئے گی، مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی اور دین غالب ہوجائے گا۔ گویا نبی اکرم ﷺ کا مشن اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔ لوگ جوق در جوق نظامِ اسلام کو قبول کریں گے۔ اب نبی کریم ﷺ کو دنیا سے رخصت ہونے کی تیاری کرنی ہوگی۔

آپ ﷺ کو چاہیے کہ اِس کیفیت کے آنے کے بعد کثرت سے اللہ کی تسبیح وحمد کریں۔ مشن کے دوران جو بھول آپ ﷺ سے ہوئی یا جو خطا آپ ﷺ کے ساتھیوں سے ہوئی اُس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور نظرِ کرم کرنے والا ہے۔

سورۂ لھب

گستاخِ رسول ﷺ کے لیے شدید ترین وعید کا ذکر

ابولہب آپ ﷺ کا سگا چچا اور پڑوسی تھا۔ وہ حسنِ سلوک کے بجائے آپ ﷺ کو گالیاں دیتا، کھانے کی ہانڈی میں نجاست ڈالتا اور آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھاتا۔ تبلیغِ دین کے دوران آپ ﷺ کے پیچھے چلتا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی بات سننے سے روکتا۔ اِس سورۂ مبارکہ میں وعید سنائی گئی کہ اُس کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں گے اور وہ برباد ہوگا۔ اُس کا مال اُس کے کچھ کام نہ آئے گا۔ روزِ قیامت انگاروں والی آگ میں جلے گا۔ اُس کی بیوی بہت زیادہ لگائی بجھائی کے ذریعہ فساد کی آگ بھڑکاتی ہے۔ وہ اِس طرح ہلاک ہوگی کہ کھجور کی رسی اُس کے گلے میں پھندہ بن کر اٹک جائے گی۔

سورۂ اخلاص

اللہ کے یکتا ہونے کا بیان

سورۂ اخلاص میں اللہ یعنی معبودِ حقیقی کے امتیازی اوصاف کا بیان ہے۔ وہ یکتا ہے۔ وہ خالق ہے اور کسی کا محتاج نہیں جبکہ اُس کے علاوہ ہر شے مخلوق ہے اور اُس کی محتاج ہے۔ اُس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو اُس کی مثل ہو۔

سورۂ فلق

خارجی شرور سے حفاظت کے لیے دعا

سورۂ فلق میں خارجی شرور سے حفاظت کے لیے دعا سکھائی گئی ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اُس شے کے شر سے جو اُس نے بنائی۔ رات کے شر سے جب کہ وہ چھا جاتی ہے۔ اُن جادوگرنیوں کے شر سے جو منتر پڑھ کر گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ حسد

کرنے والے کے شر سے جب کہ وہ حسد کی بنیاد پر کسی سازش کا ارتکاب کرے۔

سورۂ ناس

داخلی شرور سے حفاظت کی دعا

سورۂ ناس میں باطنی شرور سے حفاظت کے لیے دعا سکھائی گئی ہے۔ ارشاد ہوا یوں دعا مانگو کہ میں پناہ طلب کرتا ہوں تمام انسانوں کے رب، بادشاہ اور معبودِ حقیقی کی اُس چھپ کر وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو انسانوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ یہ وسوسہ ڈالنے والا کوئی شیطان جن بھی ہوسکتا ہے یا شیطان کا ایجنٹ کوئی انسان بھی ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے اپنی عظیم کتاب کے آغاز میں سورۂ فاتحہ کی صورت میں بندوں کو ہدایت مانگنے کی دعا تلقین فرمائی۔ پھر پورے قرآنِ حکیم کی صورت میں ہدایت دے کر دعا قبول فرمائی۔ آخری دو سورتوں میں تمام شرور سے پناہ مانگنے کی دعا سکھا دی تا کہ ہدایت پانے کے بعد انسان گمراہ نہ ہو۔ اللہ ہمیں اپنے اِس احسانِ عظیم اور دیگر بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ

اے اللہ بنا دے قرآن کو

رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَ صُدُوْرِنَا

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَهَابَ هُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C گلشنِ اقبال۔ فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس۔ فون: 4-35340022

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔ فون: 41-34306040

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر 398، سیکٹر A، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔ فون: 34228206

6- قرآن مرکز، B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوئیٹس، لانڈھی 2۔ فون: 0321-8720922

8- قرآن مرکز، بلڈنگ نمبر 41-E، کمرشل اسٹریٹ نمبر 14، فیز II ایکسٹینشن، DHA۔
فون: 0333-3496583

9- قرآن مرکز، نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔
فون: 38320947، 0300-2541568

10- 11- داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹس، آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبر A-26، سیکنڈ فلور، سیکٹر 5/B-1، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹر 11-K پاور ہاوس چورنگی، نارتھ کراچی۔ فون: 0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر 2، نزد حور مارکیٹ، کراچی۔ فون: 36605413

14- فلیٹ A-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد۔ فون 36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9۔ فون: 36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر 1 حق اسکوائر، SB-49، بلاک 13C، گلشن اقبال۔ فون: 34986771

17- قرآن مرکز، متین آرکیڈ، نزد الجنت ریسٹورینٹ، بلاک 7 گلشنِ اقبال فون: 34833737

18- شاپ نمبر M-1، حرمین ٹاور، بلاک 19، نزد جوہر موڑ۔ فون: 35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔ فون 0333-2361069

22- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681